دجال کہاں ہے؟

یہودیت کی ایک مذہبی دستاویز میں لکھا ہے: ''مسیح (یعنی الدجال) کی روح اس جگہ جہاں وہ قید ہے، رویا کرتی ہے اور یہودیوں کے احوال پر غمگین رہتی ہے اور بار بار ان ملائکہ سے جو اسے قید کیے ہوئے ہیں پوچھتی ہے کہ اسے کب نکلنے کی اجازت ملے گی؟''

یہودی ''مسیح دجال'' یعنی ''دجال اکبر'' کے جسے وہ مسیح داؤد کہتے ہیں، کے موجودہ مقام رہائش یا موجودہ پناہ گاہ کو ظاہر نہیں کرتے۔ یا تو ابلیس نے انہیں بھی اس کا علم واضح اور متعین نہیں دیا ہے یا اگر دیا ہے تو یہودی اکابر اسے بے حد خفیہ راز کی طرح رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کی خفیہ ترین بحثوں میں اس تعلق سے جو بات کہی جاتی ہے وہ نہایت معنی خیز ہونے کے ساتھ ساتھ پُراسرار بھی ہے۔ ان کی ایک مذہبی دستاویز مشنیٰ (Mishnah) میں ایک نصیحت ہے:

''ممنوع درجوں'' کی بات تین لوگوں کے مابین بھی نہ کی جائے۔ براشیت (تکوین) کی بات دو لوگوں کے درمیان بھی نہ ہو؛ اور ''مرکبہ'' کی بات تو کوئی شخص تنہا بھی نہ کرے اِلّا یہ کہ وہ خود ''شیخ'' ہو اور اسے اپنے علم کا علم ہو۔''

یہ پُراسراریت اور رازداری کی کوششیں اپنی جگہ...... لیکن سچی بات یہ ہے کہ یہود کو دجال کے مقام کا صحیح علم ہے نہ اس تک ان کی حقیقۃً رسائی ہے۔ آج تک جتنے روحانی یہودی (جادوگر، سفلی عامل) گزرے ہیں مثلاً: سباتائی زیوی، اسرائیل بن ایلی زر بعل شیم وغیرہ...... نہ یہ اپنے جادو، شیطانی علم اور خبیث جنات سے رابطے کے ذریعے دجال کا ٹھکانا معلوم کر سکے ہیں، نہ ان کے احبار و رہبان (علماء اور پیر) کو اس کا کچھ علم ہے اور نہ ہی ان کے سائنس دان اور خلانورد اس کی کوئی خبر لا سکے ہیں۔ اللہ پاک نے اپنی سچی کتاب اور سچی نبوت کے ذریعے جو اور جتنا علم مسلمانوں کو دیا ہے، اس کے علاوہ سب غلط ہے۔ یہود کے خواص اس حوالے سے ایک دوسرے کو جس رازداری کی تلقین کرتے ہیں وہ یہودی عوام کے سامنے درحقیقت اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کی کوشش ہے۔

جب یہودیوں کی بات یقینی طور پر غلط ہے تو صحیح بات کیا ہے؟

جن امور کا تعلق غیبیات یا ماوراء الطبعیات سے ہوتا ہے اس میں ہمارے پاس واحد ذریعۂ معلومات وحی ہے۔ انسانیت کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں کہ جن چیزوں کو مشاہدے اور ذاتی تحقیق سے دریافت نہیں کر سکتی ان کے بارے میں ایسے ذریعے پر اعتماد کرے جو مستند بھی ہو اور تسلی بخش بھی۔ اور یہ ذریعہ عقل نہیں، وحی ہے۔ وحی کے نور کے بغیر عقل گمراہ ہے اور گمراہی تک لے جانے والی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ ہستی ہیں جنہیں زمانۂ جاہلیت کے شدید دُشمن رکھنے والے مخالفین نے بھی ''الصادق الامین'' کا لقب دیا۔ آپ نے زندگی بھر کبھی بھی کسی طرح کا جھوٹ نہیں بولا۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی اطلاعات سے زیادہ مستند ذریعہ معلومات انسانوں کے پاس کوئی اور نہیں۔ آیئے! دنیا کی سب سے سچی اور سب سے زیادہ قابل اطمینان زبان سے پوچھتے ہیں کہ ''دجال کہاں ہے؟'' یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ خود اسی حدیث شریف میں جس میں دجال کے موجودہ مقام کا تذکرہ ہے، ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کی تصدیق آپ کی حیات مبارکہ میں ہوگئی تھی جس پر آپ نے خوشی و مسرت کا اظہار فرمایا:

''جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو وہ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا: ''تمام لوگ اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہیں۔ پھر فرمایا: جانتے ہو میں

دجال کہاں ہے؟

نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے تمہیں نہ تو کسی چیز کا شوق دلانے کے لیے جمع کیا ہے اور نہ کسی چیز سے ڈرانے دھمکانے کے لیے اکٹھا کیا ہے بلکہ میں نے تمہیں یہ بتانے کے لیے جمع کیا ہے کہ تمیم داری پہلے عیسائی تھا۔ وہ آیا۔ اس نے بیعت کی اور اسلام میں داخل ہوگیا۔ اس نے مجھے ایسا واقعہ سنایا جو ان باتوں سے تعلق رکھتا ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں بتایا کرتا ہوں۔

اس نے مجھے بتایا کہ وہ لخم اور جذام قبیلہ کے تیس آدمیوں کے ہمراہ ایک بحری جہاز میں سمندر کے سفر پر روانہ ہوا۔ سمندر کی لہریں مہینہ بھر انہیں اِدھر اُدھر دھکیلتی رہیں یہاں تک کہ وہ ایک جزیرے میں پہنچ گئے۔ اس وقت سورج غروب ہو رہا تھا۔ وہ ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے۔ جب وہ جزیرے میں داخل ہوئے تو ان کو ایک جانور ملا جس کے جسم پر بہت سے بال تھے۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے انہیں اس کے آگے پیچھے کا کچھ پتا نہ چل رہا تھا۔ انہوں نے کہا: تیرا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جساسہ ہوں۔ انہوں نے پوچھا: ''یہ جساسہ کیا چیز ہے؟'' اس نے کہا: ''اے لوگو! خانقاہ میں موجود اس آدمی کی طرف جاؤ وہ تمہاری خبریں سننے کا بڑے تجسس سے انتظار کر رہا ہے۔'' بیان کرنے والا بتاتا ہے کہ جب اس نے آدمی کا ہم سے ذکر کیا تو ہمیں خوف لاحق ہوا کہ یہ جانور شیطان نہ ہو۔ پھر ہم تیزی سے چلے اور خانقاہ میں داخل ہوگئے۔ وہاں ہم نے بھاری بھرکم قد کاٹھ کا ایک آدمی دیکھا جس کے گھٹنوں سے ٹخنوں تک بندھی ایک لوہے کی زنجیر تھی اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھے تھے۔ ہم نے پوچھا: ''تیرا ناس ہو تو کیا چیز ہے؟'' اس نے کہا: ''میرا پتا تمہیں جلد چل جائے گا۔ یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟'' ہم نے کہا کہ ہم عرب سے آئے ہیں۔ ہم جہاز میں سوار ہوئے۔ سمندر میں طوفان آگیا، مہینہ بھر لہریں ہمیں دھکیلتی رہیں۔ یہاں تک کہ اس جزیرے کے کنارے لے آئیں۔ ہم کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے۔ یہاں ہمیں ایک جانور ملا جس کے بدن پر بہت بال تھے۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا: ''تیرا ناس ہو، تو کیا چیز ہے؟'' اس نے کہا: ''میں جساسہ ہوں۔'' ہم نے پوچھا: ''یہ جساسہ کیا چیز ہے؟'' اس نے کہا: ''خانقاہ میں موجود اس آدمی کی طرف جاؤ۔ وہ تمہاری خبریں سننے کا بہت شوق سے انتظار کر رہا ہے۔ ہم تیزی سے تمہاری طرف آئے۔ اس ڈر سے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔''

اس نے کہا: ''مجھے بیسان کے نخلستان کا حال بتاؤ'' ہم نے کہا کہ اس نخلستان کے بارے میں کون سی بات پوچھنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: ''میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیا اس کے درختوں پر پھل آتے ہیں یا نہیں؟'' ہم نے کہا: ''ہاں!'' اس نے کہا: ''مجھے طبریہ کی جھیل کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے پوچھا: ''اس کی کون سی بات جاننا چاہتے ہو؟'' اس نے کہا: ''کیا اس میں پانی ہے؟'' ہم نے کہا: ''ہاں! اس میں بہت پانی ہے۔'' وہ بولا: ''اس کا پانی بہت جلد ختم ہو جائے گا۔'' پھر اس نے کہا: ''مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ۔'' ہم نے پوچھا: ''کون سی بات معلوم کرنا چاہتے ہو؟'' زنجیر میں جکڑے آدمی نے کہا: ''کیا چشمہ میں پانی ہے اور لوگ اس پانی سے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں؟'' ہم نے کہا: ''اس میں بہت پانی ہے اور شہر کے رہنے والے اس سے کھیتوں کی آبیاری کرتے ہیں۔'' پھر اس نے پوچھا: ''مجھے نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کیا کیا ہے؟'' ہم نے کہا: ''وہ مکہ سے نکل کر یثرب (مدینہ) میں آگئے ہیں۔'' اس نے پوچھا: ''کیا عربوں نے اس کے ساتھ جنگ کی؟'' ہم نے کہا: ''ہاں!'' اس نے پوچھا: ''اس نے ان کے ساتھ کیا کیا؟'' ہم نے بتایا کہ ''وہ اردگرد کے عربوں پر غالب آچکے ہیں اور انہوں نے ان کی اطاعت قبول کرلی ہے۔'' اس پر اس نے کہا: ''کیا واقعی ایسا ہو چکا ہے؟'' ہم نے کہا: ''ہاں!'' اس پر اس نے کہا: ''ان کے لیے یہی بہتر ہے کہ وہ اس کی اطاعت قبول کرلیں۔

دجال کے تین سوالات

اب میں تمہیں اپنے بارے میں بتاتا ہوں۔ میں دجال ہوں۔ مجھے عنقریب خروج کی اجازت مل جائے گی۔'' (صحیح مسلم حدیث:7208، روایت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا)

اس حدیث شریف سے اتنا معلوم ہوگیا کہ دجال کسی اور سیارے میں نہیں، نہ ماوراء الارض کسی طبقے میں ہے، نہ لاہوت لامکان میں ہے۔ وہ اسی زمین پر کسی جزیرے میں مقید ہے۔ اب قبل اس کے کہ ہم یہ سوال چھیڑیں کہ وہ جزیرہ کہاں ہے؟ مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ دجال کے تین سوالات پر غور کرتے ہیں۔ کیونکہ باہر سے آنے والے آدمی سے خصوصیت کے ساتھ ان تین سوالات کا مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی خاص بات پوشیدہ ہے۔ ان سے دجال کا کوئی خاص تعلق ہے۔ وہ تین سوالات یہ ہیں:

دجال کے تین سوالات

(1) بیسان میں واقع کھجوروں کے باغ میں پھل آتے ہیں یا نہیں؟

(2) طبریہ کی جھیل میں پانی ہے یا نہیں؟

(3) زُغر کے چشمہ کے لوگ کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں یا نہیں؟

ہم ان تین سوالات پر غور کرتے ہیں کہ تاکہ خروج دجال اور ان کے درمیان کے تعلق کو سمجھ سکیں۔ اس کے بعد حدیث شریف میں مذکور ایک خاص نکتے پر سوچیں گے یعنی جزیرے میں موجود اس شخصیت کے کردار پر جسے ''الجساسہ'' کا نام دیا گیا ہے۔

(1) بیسان کا باغ:

بیسان فلسطین میں ایک جگہ کا نام ہے۔ اسے سب سے پہلے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مشہور کمانڈر صحابی حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فتح کیا تھا۔ 1924ء میں خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد جب جزیرۃ العرب کے حصے بخرے ہوئے تو یہ اردن کا حصہ بن گیا۔ 1948ء تک یہ اسلامی ملک اُردن کا حصہ تھا۔ مئی 1948ء میں اسرائیل نے بیسان سمیت اردگرد کے علاقے پر قبضہ کرلیا اور تاحال یہ اسرائیل کے قبضہ میں ہے جو دجالی ریاست ہے۔ یہ علاقہ قدیم زمانے میں کھجوروں کے باغات کے لیے مشہور تھا جس کی تصدیق صحابی رسول نے کی......لیکن اب یہاں پھل نہیں پیدا ہوتا۔ مشہور مؤرخ اور سیاح علامہ یاقوت حموی اپنی شہرۂ آفاق کتاب ''معجم البلدان'' میں فرماتے ہیں کہ میں کئی مرتبہ بیسان گیا ہوں لیکن مجھے وہاں صرف دو پرانے کھجوروں کے باغ ہی نظر آئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں کے باغ پہلے پھل دیتے تھے۔ 626ھ تک جو علامہ حموی کی تاریخ وفات ہے، ان درختوں نے پھل دینا بند کردیا تھا۔ اللہ اکبر! یہ دجال کی اس بات کی تصدیق ہے کہ ''وہ زمانہ قریب ہے جب ان درختوں پر پھل نہیں آئیں گے۔'' گویا دجال کے خروج کی تین بڑی علامتوں میں سے ایک علامت پوری ہوگئی ہے۔

دجال کے تین سوالات

(2) بحیرۂ طبریہ کا پانی:

دجال کا دوسرا سوال یہ تھا کہ بحیرۂ طبریہ کا پانی خشک ہو چکا ہے یا نہیں؟ گویا اس پانی کے خشک ہونے کا دجال کے خروج سے ضرور کوئی تعلق ہے۔ بحیرۂ طبریہ اسرائیل کے شمال مشرق میں اردن کی سرحد کے قریب واقع ہے۔ اس کی لمبائی 23 کلومیٹر اور زیادہ سے زیادہ چوڑائی 13 کلومیٹر ہے۔ اور انتہائی گہرائی 157 فٹ ہے۔ اس کا کل رقبہ 166 مربع کلومیٹر ہے۔ اس پر اس وقت اسرائیل کا قبضہ ہے اور دلچسپ بات یہ ہے کہ اس کا پانی بھی بغیر کسی ظاہری وجہ کے رفتہ رفتہ خشک ہوتا جا رہا ہے۔ اسرائیلی حکومت خلیج عقبہ سے پانی کی پائپ لائنوں کے ذریعے یہاں پانی پہنچاتی ہے۔ لیکن بحیرۂ طبریہ کا پانی میٹھا اور سمندر کا پانی کڑوا ہے۔ اس لیے اسے میٹھا کرنے کے لیے بڑے بڑے پلانٹ نصب کرنے پڑے ہیں جس سے بڑے پیمانے پر اخراجات آتے ہیں۔ بحیرۂ طبریہ کے خشک ساحلوں کی تصویریں کئی سال پہلے ان کالموں کے ساتھ شائع ہو چکی ہیں۔ اس کا خشک ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ دجال کی زبانی اس کے خروج کی زبانی دوسری علامت بھی پوری ہو چکی ہے۔

(3) زُغر کا چشمہ:

دجال کا تیسرا سوال...... جو درحقیقت اس کو خروج کی اجازت ملنے کا وقت قریب آنے کی تیسری علامت ہے...... زُغر کے چشمے کے بارے میں تھا۔ زُغر دراصل حضرت لوط علیہ السلام کی صاحبزادی کا نام ہے۔ آپ کی دو صاحبزادیاں تھیں۔ ''ربہ'' اور ''زُغر''۔ بڑی صاحبزادی کو انتقال کے بعد جس جگہ دفنایا گیا وہاں قریب ہی ایک چشمہ تھا جس کا نام ''عین ربہ'' پڑ گیا۔ عربی میں چشمے کو ''عَیــــنٌ'' کہتے ہیں۔ چھوٹی صاحبزادی کے انتقال پر انہیں بھی ایک چشمے کے قریب دفن کیا گیا تو اس کا نام ''عَینِ زُغَرْ'' (زُغر کا چشمہ) پڑ گیا۔ یہ جگہ بھی اسرائیل ہی میں بحرِ مردار (Dead Sea) کے مشرق میں ہے۔ دجال کی تفتیش اور تجسس کے عین مطابق یہ تیسری جگہ بھی اسرائیل میں واقع ہے اور اس کا پانی پوری طرح خشک ہوتے ہی اسے خروج کی اجازت مل جائے گی۔

دجال کے جاسوس:

حدیث شریف میں دجال کے ان تین سوالوں کے علاوہ ایک اور نکتہ قابل ذکر ہے۔ صحابی نے فرمایا: ''جزیرے میں ہمیں ایک عجیب و غریب مخلوق ملی جس کے بدن پر بہت بال تھے۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کے آگے پیچھے کا پتا نہیں چل رہا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا: تیرا ناس ہو۔ تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جساسہ ہوں۔''

''جساسہ' جاسوسی کرنے والے (جاسوس یا جاسوسہ) کو کہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس جزیرے پر دجال کے علاوہ جو واحد جاندار موجود تھا وہ جاسوسی پر متعین ایک عجیب و غریب مخلوق تھی۔ اس سے سمجھ لینا چاہیے کہ جاسوسی اور اطلاعات کا حصول دجال کا اہم ترین حربہ ہوگا۔ اطلاعات کا حصول نگرانی اور خفیہ اطلاعات کا حصول خفیہ نگرانی سے ہوتا ہے۔ دجال دنیا بھر میں اپنے کلی اقتدار کے قیام و استحکام کے لیے خفیہ نگرانی کا جال بچھائے گا اور زمین پر موجود کسی متنفس کو اپنی اکلوتی آنکھ کے دائرے سے باہر نہ جانے دے گا۔ اس کے لیے کچھ ایسی چیزیں ابھی سے شروع ہو گئی ہیں جو دجال کے اس ہمہ گیر گرفت اور جابرانہ جکڑ بندی کی راہ ہموار کر رہی ہیں۔ مثلاً:

دجال کے تین سوالات

1- ڈیٹا انفارمیشن:

کچھ عرصے سے پوری دنیا میں ہر ذی روح کے کوائف جمع کرنے کا ایک نظام متعارف ہو رہا ہے جو دھیرے دھیرے اپنا دائرہ کار بڑھا رہا ہے۔ بظاہر اس کا عنوان متاثر کن ہے۔ مثلاً: ملکی سلامتی کے لیے وطن کے اصل باشندوں کے کوائف جمع کرنا۔ چنانچہ روئے زمین پر بسنے والے اکثر بنی آدم کے نام، پتے، تصویریں، انگلیوں کے نشانات کسی نہ کسی عنوان سے کہیں نہ کہیں محفوظ کیے جا چکے ہیں۔ کسی فرد کے بارے میں مکمل معلومات انگلی کی ایک حرکت سے اسکرین پر لائی جا سکتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ملکی سلامتی کے لیے ضروری ہے...... لیکن اس کا کیا جائے کہ ملکی سلامتی کے لیے اربوں روپے خرچ کر کے جمع کیا جانے والا یہ مواد بلجیم کے دار الحکومت برسلز بھیج دیا جاتا ہے اور ہر ہر فرد کو نیٹو کی زیر نگرانی کام کرنے والے ایک ماسٹر کمپیوٹر کی نکیل ڈال دی جاتی ہے۔ نادرا جیسے ادارے اسی لیے وجود میں لائے گئے ہیں کہ کچھ سالوں بعد تک کوئی بھی فرد خفیہ نگران کاروں سے چھپا نہ رہ سکے۔ وہ جہاں جائے نادیدہ آنکھوں کی خفیہ نگرانی کے حصار میں رہے۔ مختلف افراد کے بارے میں معلومات اور اطلاعات مہیا کرنے کے لیے ڈیٹا کمپنیاں وجود میں آ گئی ہیں جو مختلف اشیا کے گاہکوں یا استعمال کنندگان کے نام پتے، فون نمبر، ای میل ایڈریس فراہم کرتی ہیں۔ اپنے کاروبار کو فروغ دینے کے خواہشمند بزنس مین ان سروے کمپنیوں کی جانب سے مہیا کی گئی معلومات پر انحصار کرتے ہیں۔ اسے ''کنزیومر سروے'' کہا جاتا ہے۔ اسی طرح ہیلتھ سروے اور دیگر سروے ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے نتیجے میں حاصل ہونے والی معلومات بھی براہِ راست برسلز پہنچ جاتی ہیں۔ آپ کی نظروں سے کئی مرتبہ اس قسم کے سروے فارم گذرے ہوں گے جنہیں آپ نے معمول کی کارروائی سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہوگا۔ ''برادری'' یہی چاہتی ہے۔ عوام کو استعمال کرنے کا جدید طریقہ یہی ہے۔ انہیں یہ چیز نارمل اور معمول کے مطابق محسوس ہو۔

جب ایک فرد کسی بڑے اسٹور مثلاً اسڈا، ٹیسکو یا سینز بری میں شاپنگ کے لیے جاتا ہے تو اسے لائیلٹی کارڈ پیش کیا جاتا ہے جو آپ کو ڈسکاؤنٹ دلاتا ہے۔ اس لائیلٹی کارڈ میں خریدار کے بارے میں معلومات درج ہوتی ہیں۔ مثلاً اس کا ایڈریس، فون نمبر، وہ شاپنگ جو اس نے کر رکھی ہے اور وہ برانڈز جو اسے پسند ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اسٹور میں نصب کیمرے خریدار کی ہر حرکت محفوظ کرتے رہتے ہیں۔ ان کیمروں کے ذریعے خریدار کی نقل و حرکت اور دلچسپی کا بھی پتا چلتا رہتا ہے۔ کون سی مصنوعات اس نے فوراً اُٹھا لیں اور کن مصنوعات کے بارے میں وہ متذبذب رہا؟ اور کن کو اس نے ناپسند کر کے متبادل کی طرف ہاتھ بڑھایا؟ بالآخر ان کارڈز میں درج معلومات بھی سپر کمپیوٹر میں محفوظ کرنے کے لیے روانہ کر دی جاتی ہیں۔ مغرب کے نگران کاروں کے پاس شرق کے باسیوں کا ڈیٹا جمع کرنے کا ایک ذریعہ ''این جی اوز'' ہیں۔ یقین نہ آئے تو شاہد حمید کی کہانی سن لیجیے۔

''شاہد حمید'' جذبۂ حب الوطنی سے سرشار ایک نوجوان تھا جو پاکستان کے لیے کچھ کرنا چاہتا تھا۔ اس شوق کی تکمیل کے لیے وہ اکاؤنٹنٹ کی حیثیت سے اپنی طویل ملازمت کو خیر باد کہہ کے ایک این جی او میں شامل ہو گیا۔ اس کا کام شہروں کے مضافات میں رہنے والے ایسے ہر فرد کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنا تھا جو کم از کم دس افراد پر اثر انداز ہو سکے۔ یہ معلومات متعلقہ فرد کے مرتبہ تعلیم، مذہب، اولاد اور دلچسپیوں پر مشتمل تھیں۔ یہ سمجھتے ہوئے کہ مذکورہ معلومات غریب لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے ضروری ہیں وہ دن رات جوش و جذبہ کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اسے قطعاً علم نہیں تھا کہ وہ ایک ایسا Data اکٹھا کرنے کے لیے استعمال ہو رہا ہے جو ایک عالمی حکومت کے TSP کے لیے سپر کمپیوٹر کو فیڈ کیا جائے گا۔ TSP سے مراد Total Surveillance Program (مکمل نگرانی) ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ جتنی معلومات ارسال کر رہا ہے اسے این جی اوز کے ڈائریکٹرز خاموشی سے وصول کیے جا رہے ہیں جبکہ عملدرآمد کے لیے کچھ نہیں کیا جا رہا۔ یہ صورتِ حال

shared by: www.alkalam.pk
کتاب: دجال مصنف: مفتی ابولبابہ شاہ منصور

دجال کے تین سوالات

جاری رہی، یہاں تک کہ اس نے بار بار استفسار کیا کہ ان معلومات کا استعمال کیا ہوگا؟ اس اسرار کو سمجھنے کے لیے بار بار کوشش کے باوجود ناکام ہونے پر وہ دل برداشتہ ہو کر واپس اپنی پرانی ملازمت میں آ گیا۔ خوش قسمتی سے اس کا باس ان معاملات کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ چنانچہ اس نے خندہ پیشانی کے ساتھ اسے واپس ملازمت میں لے لیا۔ اسے معلوم ہوا کہ ''برادری'' کے لوگ نہ صرف این جی اوز کے ذریعے ضروری معلومات اکٹھی کرتے ہیں بلکہ پرسنل ڈیٹا ڈسک چوری کر کے بھی حاصل کر لیتے ہیں۔ اس کی ایک مثال نرسوں کے ریکارڈ کی چوری جسے روزنامہ جنگ کے رپورٹر نے درج ذیل رپورٹ میں آشکارا کیا لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی:

''اسلام آباد (جنگ رپورٹر) باوثوق ذرائع کے مطابق پاکستان نرسنگ کونسل ہیڈکوارٹرز سے ایک ہارڈ ڈسک اور کمپیوٹر ریم چوری ہوگئی ہے جس میں ہزاروں نرسوں کا ڈیٹا موجود ہے۔ بتایا گیا ہے کہ پاکستان نرسنگ کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی کا ایک اجلاس مسز فیض عالم کی سربراہی میں ہوا۔ جس نے اسلام آباد پولیس کو اس چوری کی مزید تفتیش کرنے سے روک دیا ہے۔'' حیرت ہے کہ پولیس کو اس چوری کی تفتیش سے آخر کیوں روک دیا گیا؟

(روزنامہ جنگ لندن، منگل، 29 اگست، 2000ء)

یہ کام عورتوں میں دلچسپی رکھنے والے کسی جنونی کا نہیں۔ یہ مکمل سازش ہے 99-1998ء میں ایک امریکی کمپنی پاکستان کی سڑکوں/گلیوں کی پیمائش ایک ایک انچ کے حساب لے رہی تھی۔ اس کمپنی نے اپنا کام مکمل کیا۔ اپنا سامان باندھا اور پرواز کر گئی۔ پاکستان میں کسی سرکاری یا غیر سرکاری فرد نے ان سے یہ پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ اتنی باریک پیمائش کا مقصد کیا ہے؟

کینیڈا لاٹری ایک اور دام ہے جسے تیسری دنیا سے ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے فری میسنری استعمال کرتی ہے۔ ممکنہ طور پر فنگر پرنٹس بھی حاصل کیے جاتے ہیں۔ ہر سال اس لاٹری میں تین ملک شامل کیے جاتے ہیں۔ صرف 70 ہزار (ان میں سے کسی ایک کا بھی نام منظر عام پر نہیں آتا...... لیکن یہ وہ خوش نصیب ہیں جنہیں اپنی ارضِ موعودہ، مواقع کی سرزمین، فری میسنوں کی سرزمین، کینیڈا آف امریکا کی شہریت ملے گی۔

2- نگراں کیمرے:

دنیا بھر میں نگرانی کا ''فریضہ'' انجام دینے والے کیمرے جابجا نصب ہوگئے ہیں اور تیزی سے ہر جگہ پھیل رہے ہیں۔ کراچی میں بڑی شاہراہوں کے علاوہ حبیب چورنگی جیسی جگہ میں بھی کیمروں سے لدا ہوا بلند و بالا ٹاور نصب ہے جسے دیکھ کر اپنے ملک کی ''تیز رفتار ترقی'' پر رشک آتا ہے۔

عام طور پر کیمروں کی موجودگی کا جواز یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اس طرح جرائم سے تحفظ، لوگوں کی جان و مال کی حفاظت اور شاہراہوں پر تیز رفتار ڈرائیونگ روکنے میں مدد ملتی ہے لیکن اصل مقصد ''نگرانی'' ہے اور اس مقصد کے لیے کرۂ ارض کے ارد گرد درجنوں سیٹلائٹس (مصنوعی سیارے) ہیں۔ یہ سیٹلائٹ اپنے کیمروں کے ذریعے زمین کے ایک ایک مربع گز کی واضح ترین تصویر حاصل کر کے کھوئی ہوئی سوئی بھی تلاش کر لیتے ہیں لیکن وہ ابھی تک گھروں کے اندر ہونے والی سرگرمیاں نہیں دیکھ سکتے۔ چھتوں کے نیچے ہونے والی سرگرمیوں کے بارے میں جاننے کے لیے انہیں سروے انفارمیشن پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ جن کا ذکر ابھی گزرا۔ آپ کے گھر سے نکلنے

دجال کے تین سوالات

اور واپس آنے تک آپ پر نظر رکھی جاتی ہے۔گلیوں میں نصب کیمروں، دکانوں، بسوں، ریل گاڑیوں میں نصب کیمروں کے ذریعے آپ کی نقل وحرکت پر نظر رکھی جاتی ہے۔ٹرانسپورٹ کیمرے تو نہایت حساس اور بٹن کے سائز کے ہوتے ہیں۔ برادری کے''بگ برادر'' آپ کو ہر جگہ دیکھ رہے ہیں۔

3-چینل اور کمپیوٹر:

جب آپ واپس گھر آجاتے ہیں تو سیٹلائٹ چینل سبسکرپشن اور Pay as you watch کے ذریعے''انہیں'' معلوم ہوتا ہے کہ آپ کون سے چینلز میں دلچسپی رکھتے ہیں؟ آپ کے ٹیلی فون ریکارڈ کے ذریعے''وہ'' آپ کے خاندان اور دوستوں کے بارے میں بھی جانتے ہیں۔آپ کے کمپیوٹر کے ذریعے انہیں علم ہے کہ آپ کون سی ویب سائٹس وزٹ کرتے ہیں۔کون سی ای میل آپ کو ملتی ہے اور آپ کے کمپیوٹر لنکس کیا ہیں؟ کچھ کلیدی لفظ Key Words ہیں جو مشکوک ہیں۔انہیں کمیونی کیشن سسٹم (مواصلاتی نظام) میں فیڈ کر دیا گیا ہے، مثلاً: اُسامہ بن لادن۔آپ انہیں آن لائن لکھیں یا ادا کریں۔خصوصی نگرانی از خود آپ کو اپنے فوکس میں لے لیتی ہے۔آپ چاہے فون پر ہوں، ای میل کریں یا کوئی ویب سائٹ وزٹ کر لیں۔آپ کی جاسوسی شروع ہو جائے گی۔یہ ہے جساسہ......

4-سفری ٹکٹ:

آج کل ٹکٹ بنوانے کے لیے ذاتی معلومات دینی پڑتی ہیں۔فون نمبر لکھوانا پڑتا ہے۔اندرون ملک پروازوں کے لیے بھی شناختی کارڈ لازمی ہوتا جا رہا ہے۔عمرہ یا حج پر جانا اور بیرونِ ملک سفر کرنا تو اپنے آپ کو ہر لمحے نادیدہ اکلوتی آنکھ کے آلہ کاروں کی نگرانی میں دینے کا مترادف ہے۔یہ دراصل باشندگان کرۂ ارض کے گرد ہمہ وقت نگرانی کا حصار سخت کرنے کی طرف پیش رفت ہے۔

5-رقوم کی منتقلی:

دجالی قوتوں نے سرمایہ کی منتقلی پر کس قدر گہری نظر رکھی ہوئی ہے، اس کا اندازہ اس سے کریں کہ بیرون ملک سے کوئی شخص کسی فرد یا ادارے کو رقم بھیجنا چاہے تو یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک نیویارک سے اس کی کلیئرنس نہ ہو جائے۔اندرون ملک رقوم بھجوانے کے لیے بھی بیسیوں سوالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔نہ صرف عوام کی زندگی تنگ ہوتی جا رہی ہے بلکہ اس کے گرد دجال کی جاسوس طاقتوں کا گھیرا بھی تنگ ہو رہا ہے۔